سلسلة المنشورات 3

بسم الله الرحمن الرحيم

فصل لربك وانحر (الکوثر:2)

پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر

ماہِ ذوالحجہ

احکام و مسائل

تالیف
محمد افضل الاثری

مقدمہ
پروفیسر عبداللہ ناصر حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الامام البخاری
الدار العلمیة لنشر التراث الاسلامي
متصل مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی
2211782

مکتبۃ السنۃ
الدار السلفیة لنشر التراث الاسلامي
منظور کالونی گجر چوک کراچی۔
0321-8750161

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۔(سورۃ الکوثر آیت:2)

ترجمہ: ''پس تو اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر''۔

ماہِ ذوالحجہ کے احکام ومسائل

تألیف : محمد افضل خلیل احمد الاثری

تقدیم : شیخ الحدیث پروفیسر محمد عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر:

مکتبۃ الامام البخاری
الدار العلمیۃ لنشر التراث الاسلامی
متصل مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی

مکتبۃ السنۃ
الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی
منظور کالونی گجر چوک۔کراچی

فون:021-2211782/موبائل:0321-8750161/0300-2160113

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلة المطبوعات مکتبة السنة: 3

حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب : ماہِ ذوالحجہ کے احکام ومسائل

تألیف : محمد افضل الاثری

تقدیم : جناب فضیلة الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

مضمون : عبادات/احکام ومسائل ماہِ ذوالحجہ/قربانی/روزے/تکبیرات

تعداد صفحات : 48 سائز : 23 x 36 = 16

اشاعت باراول : باہتمام ادارہ صوت الاسلام دہلی کالونی کراچی۔ یکم ذوالحجہ 1412ھ۔

باردوم : باہتمام مَکْتَبَةُ السُّنَّة یکم ذوالحجہ 1413ھ

بارسوم : یکم ذوالحجہ 1419ھ

بارچہارم : کمپیوٹرایڈیشن یکم ذوالحجہ 1421ھ

بارپنجم : 3 ذوالحجہ 1422ھ بارششم : یکم ذوالحجہ 1423ھ

بارہفتم : 1425ھ بارہشتم : 26 ذوالقعدہ 1429ھ

قیمت : Rs.30/=

کمپوزنگ : السنة کمپوزنگ سینٹر فون:4525502

ناشر:

مکتبة الإمام البخاری — مکتبة السنة

الدار العلمیة لنشر التراث الاسلامی — الدار السلفیة لنشر التراث الإسلامی

متصل مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی — منظور کالونی گجر چوک۔کراچی

فون:021-2211782/موبائل:0321-8750161/0300-2160113

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنتساب

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو ان بوڑھے ماں باپ کے نام جنہوں نے قرب الٰہی کے حصول کے لئے (ان شاء اللہ) مجھے تقریباً آٹھ سال کی عمر سے دینی علوم حاصل کرنے اور ازاں بعد تدریسی میدان میں لگ جانے کے باعث غمِ فراق برداشت کیا۔

اور

علمی میدان میں بحر بیکراں ان مشفق اساتذہ کے نام معنون کرتا ہوں جنہوں نے میری علمی و عملی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ

اللہ عزوجل مجھ ناچیز کو علم وعمل میں اخلاص نصیب فرمانے کے ساتھ ان والدین اور اساتذہ کرام (حفظھم اللہ تعالیٰ) کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

مؤلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ناصر حفظہ اللہ مدیر المعهد السلفی کراچی

الحمد للّٰہ والصلوٰة والسلام علی رسول اللہ وبعد:۔

زیرِ نظر رسالہ بنام (ماہ ذوالحجہ کے احکام ومسائل) ہمارے فاضل دوست جناب مولانا محمد افضل صاحب کی تصنیف لطیف ہے۔

رسالہ متعدد مقامات سے دیکھا اور اسے مختصر، جامع اور انتہائی مفید پایا۔ مسائل پر کتاب وسنت سے استدلال کا طریق سلف صالحین جیسا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی یہ علمی کاوش قبول فرمائے اور دینِ اسلام کے اس انتہائی مبارک تہوار اور ان مقدس ایام سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ربط استوار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وسلم وآلہ وصحبہ وأهل طاعته إلی یوم الدین۔

کتبہ: عبداللہ ناصر رحمانی

22 ذوالقعدہ 1413ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تأثرات فضیلۃ الشیخ محمد امان اللہ ناصر حفظہ اللہ تعالیٰ

”حرفِ آغاز“

دورِ جدید کا انسان اپنے آرام وسکون اور دنیوی مال ومتاع کے حصول میں اس قدر محو ہو گیا ہے کہ اُسے اُخروی امور پر اور دینی مسائل پر نظر ڈالنے کی فرصت ہی نہیں ہے۔ زندگی جتنا آج مختلف الانواع لذتوں، راحتوں، اور عیش وعشرت کے سامانوں سے بھرپور ہو چکی ہے، شاید کہ پہلے کبھی ایسی نہ ہوگی۔ اسی لئے دیکھا جاتا ہے کہ بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین سبھی اس دنیا کی سہولیات سے زیادہ سے زیادہ حد تک فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پاس وقت کی قلت ہے، دینی مسائل کے لئے علمی مجالس یا مفصل کتابوں سے استفادہ کرنا ان کے لئے ناممکن بن چکا ہے، حتیٰ کہ بہتوں کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی اس مصروف مشینی زندگی میں اپنے ضمیر سے اٹھنے والی ان سوالیہ آوازوں کو بھی نہیں سن سکتے۔ اگر سنتے ہیں تو ان کے پاس غور وفکر کا وقت نہیں ہے کہ اس کائنات کا خالق کون ہے؟ ہمیں کس نے تخلیق فرمایا؟ اور کس لئے پیدا کیا؟ ہمارا سفرِ حیات کس سمت جاری ہے؟ کیا اس کائنات کی کوئی انتہا بھی ہے؟ جب انتہا ہے تو اس کی ابتدا بھی ہوگی؟ یہ تمام سوالات ایک لمحے کے لئے اٹھتے ضرور ہیں، لیکن ان کا جواب نہیں دیا جاتا کہ مصروف زندگی نے فکر کی فرصتوں کو کم کر دیا ہے۔

اس آفت کے علاوہ امت کے لئے بدعات وخرافات اور رسوم وروایات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طوفان نے کوئی کسر باقی نہ رکھی، کوئی بھی دینی معاملہ چاہے اس کا تعلق اعتقادات سے ہو یا عبادات سے، بدعات وخرافات کی ناپاک دُھند نے ان کی پاکیزگی وصفائی کو دھندلانے کی کوشش ضرور کی ہے، .... ان حالات میں ضرورت تھی کہ اسلامی عبادات وتعلیمات کو مختصر، سادہ اور عام فہم انداز سے انسانیت کے تھکے ماندے مصروفِ عمل افراد تک پہنچایا جائے، جو اگرچہ مفصل ومبسوط کتب کا مطالعہ یا علمی محفلوں میں وقت صرف کرنے کا ولولہ وجذبہ نہیں رکھتے تاہم انہیں ایک مسلم کی حیثیت سے اپنے دین کی سچی اور کھری تعلیم خالص انداز میں ضرور مطلوب ہے جو بدعات وخرافات سے پاک ہو، جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے معمور ہو جو بعینہ وہی دین ہو جسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے پیش فرمایا، ایسے لٹریچر کی اشد ضرورت تھی، ہے، اور ہمیشہ رہے گی۔

یہ بات یقیناً مسرت وافتخار کا موجب ہے کہ ہماری جماعت کے مایہ ناز فاضل اور دردمند مصلح حضرت العلام مولانا محمد افضل صاحب مدظلہ نے معاشرہ کی اس حقیقی طلب کا ادراک فرماتے ہوئے کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مختصر وسادہ اور نہایت ہی عام فہم اسلوب پر مشتمل لٹریچر تصنیف اور پھر اسے شائع کرنے کا عزم فرمایا ہے۔ دورِ جدید میں اسلام کی تعلیمات کو سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کرنا ایک اہم تحقیقی وتبلیغی کام ہے۔ لیکن بہت کم علماءِ اسلام نے اس جانب توجہ دی ہے۔ عام ذہن یہی رہا ہے کہ علمی وتحقیقی کام دراصل شوکتِ الفاظ، دقت طلبی اور سحر بیانی کا نام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ کریم کا اسلوب ایک دعوتی اسلوب ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی بنا پر یہ سادہ، دل میں اتر جانے والا اور ہر انسان کے دل ودماغ کو متأثر کرنے والا ہے۔ لیکن بہت کم افراد نے اپنی زبان میں اس اسلوب کو اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''ماہِ ذوالحجہ کے احکام ومسائل'' میں قربانی اور اس کے متعلقہ مسائل کو اختصار و تفہیم کے اسلوب سے مزین کیا گیا ہے۔ خالص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مسائل کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ ''مکتبۃ السنۃ'' کی جانب سے اس کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا ایڈیشن اشاعت کے چند ماہ کے دوران ہی تقسیم ہوگیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے لٹریچر کو جو مفصل کتاب کا نچوڑ ہوتے ہیں زیادہ تعداد میں پڑھا جائے اور اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مؤلفِ کتاب کو اجرِ عظیم سے نوازے اور اس دینی لٹریچر کو ان کی اخروی توشہء نجات میں شامل فرمائے اور اس کتاب کے مقاصد کو قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

بندہ ناچیز / **محمد امان اللہ** ناصر مدنی غفر اللہ لہٗ

خریج دار الحدیث محمدیہ جلالپور پیر والا ملتان۔

فاضل جامعہ اسلامیہ۔ مدینہ منورہ۔

22 ذوالقعدہ 1413ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشِ لفظ از مؤلف

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

اما بعد: عام لوگوں کے افادہ کے لئے احکام ومسائل قربانی پر یہ مختصر کتاب ترتیب دی ہے۔ پہلی بار اس کتاب کی اشاعت یکم ذوالحجہ کو ہوئی اور تقریباً چار دن میں ختم ہوگیا۔

میرے لئے یہ سعادت کی بات تھی کہ استاذنا المحدث الکبیر علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ اور شیخ العرب والعجم استاذنا علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ نے اس مختصر رسالہ کو پسند فرمایا اور دعائیں دیں۔

اب کی بار اس ایڈیشن میں کچھ مزید ضروری اضافہ جات کے علاوہ جناب محترم فضیلۃ الشیخ علامہ محمد عبداللہ ناصر حفظہ اللہ، شیخ الحدیث المعہد السلفی گلستان جوہر کراچی اور فاضل محترم شیخ محمد امان اللہ ناصر حفظہ اللہ کی تقاریظ وتأثرات بھی شامل اشاعت ہیں۔

اللہ عزوجل ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

اس کتاب میں اگر کسی قسم کی خوبی ہے تو وہ میرے رب کی طرف سے ہے اور اگر کسی قسم کی کمی، کوتاہی ہے تو وہ میری طرف سے ہے، اللہ عزوجل معاف کرے۔

کوئی بھی دوست اگر دلیل صحیح کی بنیاد پر کسی قسم کی خطا وسہو قلم محسوس کریں تو اوّل فرصت میں لکھیں۔ اس کی اصلاح کرنے میں ان شاء اللہ سعادت سمجھوں گا۔

وصلی اللّٰہ علی النبی محمد وعلی آلہ وأصحابہ وأزواجہ أجمعین وسلم تسلیما کثیرا۔

محمد افضل مدیر المعہد الاسلامی ایڈمن سوسائٹی کراچی 23 ذی القعدہ 1413ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ تکبیرات

ذوالحجہ کا چاند ہو جانے کے بعد سے تیرہ ذوالحجہ تک گھر میں بازار میں اور اس کے علاوہ باآواز بلند تکبیرات کہتے رہیں۔

(1) قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ) ترجمہ:''اور تم یاد کرو اللہ کو چند گنے ہوئے دنوں میں''۔(سورۃ البقرہ پ:2' آیت:203)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس سے مراد ایامِ تشریق یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ہیں۔

نیز سورۃ الحج پارہ:17 آیت:28 میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے(وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ)۔ ترجمہ''اور اللہ کا نام لیں معلوم دنوں میں''۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس سے مراد ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔ دیکھئے(صحیح بخاری ج:1' ص:132، تفسیر ابن کثیر ج:1' ص:244 نیز ج:3' ص:244، تفسیر سفیان ثوری ص:65، تفسیر درمنثور ج:1' ص:244)۔

امام مجاہد اور قتادہ نیز امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد سے بھی یہی منقول ہے۔(تفسیر قرطبی)۔

(2) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذِهِ۔ قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ، اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ۔ (صحیح بخاری:1 ‘ص:132۔ مسند احمد ج:1 ‘ص:346‘ مسند طیالسی ص:301 حدیث نمبر:2283)۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کی عبادت میں فضیلت نہیں لوگوں نے پوچھا کیا جہاد میں بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد میں بھی نہیں مگر وہ شخص جو اپنی جان و مال کو خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس نہ لوٹا (یعنی شہید ہو گیا)۔

سنن دارمی ج:1 ‘ص:357 ط نشر السنة حدیث:780 میں صراحت ہے کہ یہ فضیلت والے دن ذوالحجہ کے ابتدائی دن ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"والذی يظهر أن السبب فی امتیاز عشر ذی الحجة لمكان اجتماع أمهات العبادة فيه‘ وهی الصلاة والصيام والصدقة والحج ولا يتأتى ذلك فی غيره"۔(فتح الباری:2/534)

یعنی عشرہ ذوالحجہ کی امتیازی شان کا یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں امہات عبادات نماز‘ روزہ‘ صدقہ‘ حج سب جمع ہو جاتی ہیں اور وہ ان کے علاوہ کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں۔

(3) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ اِلَى السُّوْقِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهِمَا۔ جناب سیدنا عبداللہ بن عمر اور جناب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ان دس دنوں میں بازار میں نکل جاتے اور بآوازِ بلند تکبیرات کہتے لوگ ان کی تکبیرات سن کر تکبیرات کہنے لگ جاتے، (صحیح بخاری‘ ج:1 ‘ص:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

132۔باب الفضل فی ایام التشریق)۔

(4) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سورۃ الحج آیت نمبر:28 مذکورہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''ایام معلومات سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں امام احمد اور امام شافعی وغیرہ سے بھی یہی مشہور ہے۔ ثُمَّ ذِکْرُ اسْمُ اللّٰہِ فِیْھَا ھُوَ ذِکْرُہٗ فِیْ الْعَشْرِ بِالتَّکْبِیْرِ عِنْدَنَا۔ ان دس دنوں میں اللہ کے ذکر سے مراد ہمارے نزدیک تکبیرات کہنا ہے۔(مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ج:24 'ص:225 ط دار الافتاء ریاض)۔

(5) امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ ہمارے مشائخ ان دس دنوں میں تکبیرات کہتے تھے'' (فتح الباری ج:2 'ص:458)

(6) مولانا انور شاہ کشمیری سابق شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند لکھتے ہیں:

''اس عشرے کی عبادت پورے سال سے بہتر ہے''۔الخ۔ پھر لکھتے ہیں کہ: سلف کا عمل ان دس دنوں میں تکبیرات اور روزوں کے علاوہ مجھے ظاہر نہیں ہوتا ان دنوں کی خاص عبادت یہ دو یعنی تکبیرات اور روزے ہیں اور تکبیرات ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے شروع کر دینا ثابت ہے گویا کہ وہ (تکبیرات) ان دنوں کا تلبیہ سے بھی زیادہ شعار ہے''۔(فیض الباری ج:2 'ص:360 طبع 1357ھ)

(7) صاحب تفہیم البخاری حنفی لکھتے ہیں: ''ان دس دنوں کی خاص عبادت جس پر سلف کا عمل تھا تکبیرات کہنا اور روزے رکھنا ہے'' (تفہیم البخاری در شرح باب مذکورہ)

(8) بریلوی مکتب فکر کے عالم سید محمود احمد رضوی بن مولانا ابوالبرکات سید احمد۔ فیوض الباری ترجمہ وتشریح صحیح بخاری پارہ نمبر:4 'صفحہ نمبر:90۔ مطبوعہ مکتبہ رضوان لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھتے ہیں: ”اسی لیے ہمارے فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر ان دنوں میں عام لوگ بازاروں میں باعلان تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے (در مختار) [نیز صفحہ نمبر:91 پر لکھتے ہیں] آثار سے واضح ہے کہ سلف عشرہ ذوالحجہ میں روزے رکھتے تھے اور تکبیریں کہتے تھے“۔

مسئلہ: عورتیں اپنے گھروں میں تکبیرات کہیں۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم ج:1‘ص:290)

تشریح: قرآنِ مجید اور احادیث کے ان مذکورہ دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان دنوں کی خاص فضیلت ہے اور تکبیرات ذوالحجہ کا چاند ہو جانے سے تیرہ ذوالحج تک کہتے رہنا چاہیے۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا بھی یہی عمل تھا۔

کلماتِ تکبیر:

(1) اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ (عن عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً۔ مصنف ابن ابی شیبہ۔علامہ البانی فرماتے ہیں: ”اس کی سند صحیح ہے“۔ إرواء الغلیل :3/ 125۔البتہ سنن دارقطنی‘ ج:2‘ ص:50 میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ آئے ہیں لیکن اس کی سند ضعیف ہے)

(2) اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً ۔ (عن سلمان رضی اللہ عنہ۔ مصنف عبدالرزاق بحوالہ فتح الباری ج:2‘ص:462)

(3) اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَجَلُّ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا (عن ابن عباس‘ بیہقی :3/ 315‘ قال الالبانی سندہ صحیح ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إرواء:3/ 125)

(4) اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَجَلُّ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

(عن ابن عباس، مصنف ابن ابی شیبہ: قال الالبانی: سندہ صحیح إرواء:3/ 126)

(5) اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَعْلٰی وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ صَاحِبَۃٌ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ وَلَدٌ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ اَوْیَکُوْنَ لَکَ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا، اَللّٰہُ اَکْبَرُ تَکْبِیْرًا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنَا ۔

(عن سلمان رضی اللہ عنہ مصنف عبدالرزاق: 11/ 295، ح:20581، سنن الکبری بیہقی:3/ 316)

عشرۂ ذوالحجہ میں روزہ کی شرعی حیثیت

اس عشرہ کی خاص فضیلت مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہو چکی ہے اس عشرہ میں ویسے تو نیکی کے تمام کاموں میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے، خاص کام جو اس میں کرنے چاہئیں وہ چار ہیں۔

(1) تکبیر جو ذوالحجہ کے چاند ہو جانے سے تیرہ (13) تاریخ تک جاری رکھنی ہے۔

(2) روزے جن کا ذکر آئے گا۔

(3) دسویں تاریخ کو بعد نمازِ عید قربانی کرنا۔

جس کے متعلق اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ﴾۔(سورۃ الکوثر)

''اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فقیہ امت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا۔ (مسند أحمد۔ مستدرك حاكم ج: 4' سنن ابن ماجه ص: 226' ترتيب صحيح الجامع الصغير ج: 1' ص: 460' حديث: 30) یعنی ''جو شخص وسعت کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بالکل نہ آئے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دس سالہ مدنی دور میں سفر وحضر میں کبھی بھی قربانی کو نہیں چھوڑا' بلکہ بعض اوقات جن لوگوں کے پاس قربانی کرنے کے لئے جانور نہ ہوتے ان کو خود جانور دیتے تا کہ وہ بھی قربانی کریں۔

(4) حج۔ اصل اور سب سے اہمیت والا کام اس ماہِ مبارک میں حج ہے، یہ اسلام کا پانچواں رکن ہے جو شخص سفر خرچ اور سواری کے اخراجات کا متحمل ہے اس پر حج فرض ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان فرماتے ہیں۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (بخاری کتاب الحج۔ باب فضل الحج المبرور۔ حدیث نمبر: 1521 نیز حدیث نمبر: 1819' 1820۔ مسلم)

یعنی ''جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس نے نہ تو اپنی بیوی سے شہوت کی بات کی اور نہ گناہ کیا تو وہ اپنے گناہ سے اس طرح پاک صاف ہو کر واپس آتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے گناہ سے پاک صاف پیدا ہوا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) روزہ۔اس عشرہ کے ابتدائی نو دنوں میں روزہ رکھنا احادیث سے ثابت ہے۔

(ا): ہُنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں:

كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَ تِسْعاً مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اِثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَ خَمِيْسَيْنِ۔ (سنن نسائی ج:1' ص:264۔ حدیث:2374 طبع سلفیہ، سنن الکبری للبیهقی ج: 4' ص:285 باب العمل الصالح فی العشر من ذی الحجۃ۔ نیز سنن ابوداوٗد مع العون ج: 2' ص:300'301' نیز یہی ذکر سنن نسائی حدیث:2419 '2420 میں بھی موجود ہے) کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں محرم اور ذی الحجہ کے نو دن اور تین دن ہر مہینہ سے اس طرح کہ پہلی پیر اور دو خمیس روزہ رکھتے تھے''۔

(ب): سنن نسائی ج:1 'ص:268 حدیث:2418 میں ہے۔

''عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ''۔

ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں محرم اور عشر یعنی ذوالحجہ کے نو دن اور ہر ماہ کی پہلی پیر، پھر خمیس اور اس کے بعد والی خمیس کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔

(ج): مسند طیالسی ص:1556 منحۃ المعبود ج:1 'ص:197 'حدیث:1556 میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث ہے جس میں ان سے ان روزوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق سوال ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ نیز دیکھئے شرح المسلم لا مام النووی رحمہ اللہ ج:1 'ص:374۔

(د): جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان دس دنوں میں روزے رکھا کرتے تھے۔ (ملاحظہ فرمائیں مسند ابن الجعد ج:2 'ص:845 اثر نمبر:2338)۔

عرفہ کا روزہ: اس پہلے عشرہ میں عرفہ کا دن بھی آتا ہے جس کے لئے علیحدہ سے بھی خاص فضیلت کا ذکر اس طرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِىْ بَعْدَهٗ ۔(صحیح مسلم۔عن اَبی قتادۃ۔باب استحباب صيام ثلثة أيام من كل شهر الخ ج:1 'ص:367۔صحیح ابن خزیمہ ج:3 'ص:288۔رقم الحدیث:2087۔ایضاً ص:291 'رقم الحدیث:2099 'المعجم الأوسط:3/45)۔

یعنی ''عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ ایک گزشتہ سال اور آنے والے سال کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

عشرہ ذوالحجہ میں حجامت وغیرہ کرانے کی ممانعت

(1) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذوالحجہ کے (ابتدائی دن شروع ہو جائیں تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے جسم سے بال نہ اتروائے اور نہ ہی ناخن کاٹے) (صحیح مسلم ج:1 'ص:160 سنن نسائی ج:2 'ص:194 ،ابوداؤد مع العون ج:3 'ص:51،المستدرک، دارقطنی 4/248: صحیح ابن حبان:7/558- 565)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے قربانی کا دن اس امت کے لئے عید بنانے کا حکم دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اس امت کے لئے عید بنایا ہے، ایک شخص نے سوال کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرے پاس دودھ دینے والے جانور کے علاوہ اور جانور نہ ہو تو کیا میں اس کی قربانی کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن تو اپنے ناخن اور مونچھوں کے بال اور زیر ناف کے بال لے لے (یعنی عید کی نماز کے بعد) اللہ کے ہاں تجھے پورا قربانی کا ثواب ملے گا (سنن نسائی ج:2' ص:195۔طبع المکتبہ السّلفیہ۔ ابوداؤد مع عون المعبود ج:3' ص:50 طبع نشر السنہ، دارقطنی۔ابن حبان۔مستدرک حاکم۔مسند احمد۔بیہقی۔احکام العیدین للفریابی)

نوٹ: عبداللہ بن عمرو کی روایت کی سند حسن درجہ کی ہے۔علامہ البانی کو اس روایت پر ضعیف کا حکم لگانے میں سہو ہوا ہے۔دیکھیے: تنویر العینین لأبی الحسن مصطفیٰ صفحہ:347' 348۔

فائدہ: ان دو احادیث سے درج ذیل مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔

(1) قربانی کا ارادہ کرنیوالے لوگوں کے لئے ذوالحجہ کے ان ابتدائی دس دنوں میں بال کتروانا اور ناخن کاٹنا منع ہے۔

(2) جو شخص قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ نماز عید پڑھ کر حجامت کرائے، ناخن کاٹے زیر ناف بال صاف کرے۔اس شخص کے اس جذبہ وشوق اور اس حالت کے بنانے پر اللہ عزوجل اس کو پورا ثواب دے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کی نمازِ عید

(1) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ہم چھوٹی بچیوں اور جوان گھونگھٹ اور حیض والی عورتوں کو عیدگاہ لے جائیں البتہ حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں اور خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جن کے پاس (پردہ کیلئے) چادر (اوڑھنی) نہیں ہوتی آپ نے فرمایا جس عورت کے پاس چادر نہ ہو اس کی بہن کو چاہئے کہ اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مسند احمد وغیرہ)

(2) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو عیدگاہ لے جاتے۔ (سنن ابن ماجہ ص: 93۔ مصنف ابن اَبی شیبہ جلد:2 ‘ص:182، السنن الکبریٰ للبیھقی ج:3 ‘ص :307۔ ترتیب احادیث صحیح الجامع الصغیر ج:1 ‘ص:309)۔

(3) سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا علی، خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ عیدگاہ میں ہر بالغ عورت کے لئے جانا (حق) ضروری ہے (قاضی عیاض، سنن اَبی داوٗد مع العون ج:1 ‘ص:443۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ‘ص:182۔ مسند اَبی بکر للسیوطی ص:73 ‘شرح النووی للمسلم ج:1 ‘ص:290 نیز المغنی)

(4) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ’’عیدین میں عورتوں کا جانا مکروہ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے‘‘۔(المحلی بالآ ثار ج:2‘ص:172)۔

(5) مولانا انور شاہ کشمیری حنفی فرماتے ہیں ’’ہمارا اصل مذہب عورتوں کا عیدین کے لئے گھر سے نکلنے کا ہے‘‘۔(عرف الشذی صفحہ:234)۔

تنبیہ: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صورت میں بھی عورتوں کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ عیدگاہ میں جا کر نماز نہ پڑھیں، یہاں تک کہ حیض والی عورتوں کو بھی جانے کا حکم دیا اور بذات خود اپنی بیٹیوں اور ازواج مطہرات امہات المؤمنین کو عیدگاہ لے جاتے۔

دین اسلام اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور اطاعت کا نام ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے یہ ثابت ہے کہ عیدگاہ میں عورتوں کا جانا ضروری ہے۔لیکن آجکل کے بعض علماء عورتوں کو منع کرتے ہیں!! اور حیلہ و بہانہ یہ بتاتے ہیں کہ بے پردگی ہوتی ہے۔ حالانکہ تبلیغ کے نام پر اجتماعات وجلسہ وجلوس میں یہ لوگ نہ صرف ترغیب ہی دیتے، بلکہ عورتوں کو ساتھ لے کر جاتے ہیں جبکہ بازار کی خریداری وغیرہ اس قسم کے امور پر کسی قسم کی ممانعت وعدم جواز وغیرہ کا فتویٰ صادر نہیں فرماتے، درحقیقت یہ اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرنے اور حدیث دشمنی کا راستہ ہے۔

کیا حج کے موقع پر عورتوں سے بے پردگی ہوتی ہے تو حج سے عورتوں کو روک دیا جائے؟ نہیں بلکہ حج کی فرضیت برقرار رہے گی البتہ قابل اصلاح امور کی درستگی کا خیال رکھا جائے گا۔بعینہٖ نمازِ عیدین میں عورتوں کی شرکت کا معاملہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ

جو لوگ عورتوں کو عیدین میں نماز و دعا سے محروم رکھنے کی بہت شد و مد سے کوشش کرتے ہیں وہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں یہ حیلہ پیش کرتے ہیں کہ بے پردگی ہوتی ہے۔ حالانکہ عورت پر نماز عید مسلمانوں کیساتھ عیدگاہ میں جا کر ادا کرنا اور دعاء میں شریک ہونا واجب ہے جیسا کہ گزر چکا۔ لیکن جو لوگ اس کے برعکس ہیں ایک طرف تو اس طرح پردہ کے نام پر اپنے مسلک کے دفاع کی خاطر حیلے بناتے ہیں دوسری طرف ان کا عمل یہ ہے۔

مارچ 1980ء میں صد سالہ جشن دارالعلوم دیو بند منعقد ہوا جس میں تمام علماء احناف کے سربراہوں نے شرکت کی اس جشن کے پہلے اجلاس میں بعد نماز جمعہ اس وقت ہندوستان کے منصب (وزارت عظمٰی پر فائزہ) اندرا گاندھی نے نہ صرف شرکت ہی کی بلکہ تمام مجمع عام سے اکابر علماء احناف کی موجودگی میں خطاب کیا۔

ایک طرف تو عورت کی شرکت برائے نماز اور دعا پر اتنے سخت برہم ہو جاتے ہیں اور اس کو خلاف دین و شرع بتاتے ہیں اور پردے کا سہارا لیتے ہیں دوسری جانب بغیر حجاب کے عورت کا خطاب سنتے ہیں۔ فاعتبروا یا أولی الأبصار۔

گھر میں نمازِ عید

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری ج:1 ص:134 (بَابٌ اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوْتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ هٰذَا عِيْدُنَا يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ)۔ میں بیان کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو حکم دیا کہ اپنے گھر والوں اور بچوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز عید پڑھیں اور تکبیریں کہیں۔ (نیز دیکھیں سنن الکبری بیہقی 3: 305)

دیہات میں نمازِ عید

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (هٰذَا عِيْدُنَا يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ) یہ ہماری عید ہے اے اہل اسلام، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دیہات والے اور وہ عورتیں اور مرد (جو جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں) دو رکعت پڑھیں یعنی (اہل اسلام) میں دیہات والے، شہر والے مرد عورتیں سب آ جاتے ہیں۔ (نیز دیکھیں سنن الکبری بیہقی 3: 304)۔

عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شہر کے قرب وجوار والے لوگ عید کے دن امام کی طرح جمع ہو کر دو رکعت پڑھیں (صحیح بخاری حوالہ مذکورہ)

جو شخص جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ باب میں ہی یہ ثابت کیا ہے کہ ایسے لوگ علیحدہ سے دو رکعت نماز پڑھ لیں۔

امام عطاء فرماتے ہیں جس سے عید کی نماز فوت ہو جائے وہ دو رکعت پڑھے۔ (صحیح بخاری حوالہ مذکورہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جانور جن کی قربانی ناجائز ہے!

(1) ایسا جانور نہ ہو جو کہ بھینگا یا کانا ہو، یا جس کی بینائی نہ ہو یا آنکھ تو قائم ہو لیکن دکھائی نہ دیتا ہو۔

(2) ایسا جانور بھی نہ ہو جو کہ لنگڑا ہو، یا ٹانگ ٹوٹ چکی ہو، یا پاؤں ٹوٹا ہوا ہو۔

(3) بیمار جانور بھی نہ ہو۔

(4) اتنا لاغر اور دبلا نہ ہو کہ دوسرے جانوروں سے چلنے میں پیچھے رہ جائے۔

(5) ایسا جانور بھی نہ ہو کہ اس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا چر کر دو حصے ہو گیا ہو یا کان میں گول سوراخ ہو یا کان جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو۔

(6) جس جانور کا سینگ کاٹ دیا گیا ہو یا ٹوٹ گیا ہو یا جڑ سے اکھاڑ دیا گیا ہو یا سینگ بے جان خراب ہو اس کی بھی قربانی نہیں کر سکتے۔

(7) ناک کٹا جانور نہ ہو۔

(8) دم کٹا جانور نہ ہو۔

(9) دانت ٹوٹا جانور نہ ہو۔ (صحیح مسلم۔ مسند أحمد۔ سنن ابوداؤد مع عون المعبود۔ جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی سنن ابن ماجہ۔ سنن دارمی۔ المحلی۔ نسائی 2: 195/ 196 المستدرک)

تنبیہ: اگر جانور کے پیدائشی سینگ نہیں یا خریدنے اور قربانی کے لئے اس کو مخصوص کرنے کے بعد اس میں عیب پیدا ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصی جانور کی قربانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی جانور کی قربانی کی ہے۔

ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ۔(ابوداؤد مع العون ج:3 'ص:62۔ فتح الباری ج:10 'ص:12 'إرواء الغلیل حدیث: 1147)۔

فائدہ: جانور کو خصی کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی کیا ہے۔ اسلام میں بعض اشیاء کی ایجاد ممنوع ہے البتہ وہ چیزیں اگر میسر آ جائیں تو ان کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں جیسے مذکورہ مثال، نیز خچر پیدا کرانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے البتہ خچر آپ کے پاس تھا اور سواری بھی کرتے تھے وغیرہ۔

قربانی کے جانور کی عمر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یُّعْسَرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِّنَ الضَّأْنِ۔(صحیح مسلم جلد:2 'صفحہ:155، ابوداؤد مع العون جلد:1 'ص:52، نسائی مع حاشیۃ السندی ج:2 'ص:203)

ترجمہ:''جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُسنّہ (دو دانتا) کے علاوہ کوئی جانور ذبح نہ کرو۔ ہاں اگر مُسنّہ ملنے میں دشواری ہو تو جذعہ (ایک سال کا) دنبہ یا مینڈھا ذبح کرو''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنہ اور جذعہ

مُسِنَّۃ : اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر سامنے کے دو دانت آگئے ہوں، قربانی کے لئے دنبہ، مینڈھا کے علاوہ ہر جانور کا دو دانتا ہونا ضروری ہے ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

جذعہ : اس جانور کو کہتے ہیں جو پورے ایک سال کا ہو جائے۔

حوالہ جات

- فتح الباری ج:10 ' ص:14۔
- شرح النووی للمسلم ج:2 ' ص:155۔
- مجمع البحار ج:1 ' ص:181 ' ج:2 ' ص:148۔
- فقہ اللغۃ للثعالبی ص:150۔
- نہایۃ ابن الاثیر ج:2 ' ص:100۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ مؤطا کی شرح مسوّی (ج:1 ' ص:227 طبع بیروت) میں فرماتے ہیں: (اَلْمُسِنَّۃُ): اَلَّتِیْ طَعَنَتْ فِی الثَّالِثَۃِ، مسنہ وہ ہے جو تیسرے سال میں چلا جائے۔

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ حاشیہ نسائی (ج:2 ' ص:203) میں مُسِنَّہ کے بارے میں فرماتے ہیں: وَ ذٰلِکَ بَعْدَ السَّنَتَیْنِ۔ مُسِنَّہ دو سال کے بعد ہوتا ہے ج:1 ' ص:339 میں فرماتے ہیں: (مُسِنَّۃ) مَا دَخَلَ فِی الثَّالِثَۃِ مسنہ وہ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور ذبح کرنے کی دُعاء

یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں۔ اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ ۔ یہاں جس کی طرف سے قربانی کر رہا ہے اس کا نام لے، اگر اپنے اور اپنے اہل کی طرف سے کر رہا ہے تو اپنا نام لے اور اس کے بعد کہے وَ اَهْلِهٖ۔ اپنا نام لئے بغیر یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ عَنِّیْ وَ عَنْ اَهْلِ بَیْتِیْ ۔ اس کے بعد کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ۔ پھر چھری چلائے۔ (عن جابر رضی اللہ عنہ سنن ابی داؤد مع عون المعبود ج:3، ص:52۔ مسند احمد۔ سنن ابن ماجہ ص:225۔ سنن دارمی:2/ 3، تفسیر ابن کثیر ج:3، ص:222)

مسئلہ : اگر پوری دعا نہ پڑھے صرف اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ : اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔ (بخاری)

کیا قربانی کے لئے صاحب نصاب ہونا شرط ہے؟

قربانی ہر مسلمان، مرد عورت ذی استطاعت پر ہے اس کے لئے صاحب نصاب (یعنی اتنے مال کا مالک ہونا جس پر زکوۃ فرض ہو) ہونا نہ شرط ہے نہ ہی ضروری۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے''۔ (سنن ابن ماجہ ص: 226۔ المستدرک للحاکم ج:4، ص: 232 مسند الامام احمد۔ ترغیب و ترہیب ج:2، ص: 155، تفسیر ابن کثیر ج:3، ص: 224 ترتیب صحیح الجامع الصغیر للعلامہ البانی۔ ج:1، ص:460)۔

اس حدیث میں باوجود وسعت کے قربانی نہ کرنے والے شخص کے لئے جہاں وعید ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ اس کے لئے صاحب نصاب ہونا ضروری قرار نہیں دیا گیا۔

باوجود اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی تنگ دستی وغربت میں گزری آپ نے کبھی سفر یا حضر میں قربانی نہیں چھوڑی۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔

فرماتی ہیں کہ جب سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئی کبھی مسلسل تین رات تک گندم کے آٹے کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ پر وفات آ گئی۔ صحیح بخاری ج:2، ص:956، مسلم ج:2، ص:409 نیز سنن نسائی: 201/2)

نیز ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ہم پر مہینہ گزر جاتا لیکن چولہے میں آگ نہیں جلاتی تھیں کھانے کو کھجور اور پانی یا جو گوشت دوسرے ہمسائے دے جاتے، ہوتا (صحیح بخاری ومسلم حوالہ مذکورہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے عروہ کو فرمایا کہ تین چاند ہم دیکھ لیتیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی کھانے کے لئے کھجور اور پانی ہوتا یا ہمسائے دودھ دے جاتے۔ دیکھیے۔ (حوالہ مذکورہ)

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری (ج:2، ص:832۔ بَابُ الْاُضْحِیَةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ۔ عورتوں اور مسافر کے لئے قربانی کرنے کا باب) میں یہ ثابت کیا ہے کہ مسافر بھی قربانی کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں قربانی کی ہے، اس کی مزید وضاحت ان دو حدیثوں سے ہوتی ہے۔

(1) جناب ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں قربانی کی پھر فرمایا اے ثوبان اس کا گوشت ٹھیک کرلو (یعنی بھون لو) اس کے بعد ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ پہنچنے تک اسی سے آپ کو کھلاتا رہا۔ (سنن ابوداؤد مع عون المعبود ج:3، ص:59۔ باب الاضحیۃ للمسافر۔ المستدرک للحاکم ج:4، ص: 230)۔

(2) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے۔ سفر میں ہی عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم نے گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمیوں نے مل کر قربانی کی۔ (جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج:2، ص:356۔ سنن ابن ماجہ ص:226۔ المستدرک ج:4، ص:230)۔

باوجود تنگ دستی اور سفر کے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے قربانی کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دس سالہ مدنی دور میں قربانی کرتے رہے (جامع ترمذی مع تحفہ ج:2 ‘ص:359۔تفسیر ابن کثیر ج:3 ‘ص:224)

اب اس کے ساتھ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ وہ حدیث جس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کھانے کو کھجور اور پانی یا تحفہ کے طور پر صحابہ کی طرف سے دیا ہوا گوشت، دودھ کے علاوہ کچھ نہ ہوتا۔ (حَتّٰى قُبِضَ) یہاں تک کہ آپ کی وفات تک یہ سلسلہ اسی طرح رہا۔ کو ملحوظ رکھ کے دیکھیں کہ کیا قربانی کے لئے نصاب کا ہونا شرط یا ضروری ہے۔

جبکہ رحمۃ للعالمین فداہ ابی وامی نے بعض اوقات اپنے ان ساتھیوں میں قربانی کرنے کے لئے جانور تقسیم کیے جن کے پاس جانور نہ تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ (صحیح بخاری ج:2 ‘ص:832) (بَابُ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْاَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ) باب ہے امام (حاکم وقت) کا لوگوں میں قربانی کے جانور تقسیم کرنا۔ اس باب میں جناب عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ (قَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کیے عقبہ کو جذعہ ملا تو عقبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے تو جذعہ (دنبہ، بھیڑ، ایک سال کی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قربانی کر۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر صحیح معنی میں اسلامی خلافت ہو تو امیر و حاکم کو چاہیے کہ مستحق لوگوں کو اس موقع پر جانور دے تا کہ وہ بھی قربانی کریں۔ جبکہ وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنا قابلِ وعید ثابت ہو چکا۔

نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) سورۃ الکوثر پ:30۔ پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ اس آیت میں (وَانْحَرْ) صیغہ امر ہے جو کہ تمام امت مسلمہ کے لئے یکساں حکم رکھتا ہے، چاہے صاحب نصاب ہو یا نہ ہو۔ قرآنِ مجید کے اس واضح حکم کے بعد صاحب نصاب کی شرط لگانے والوں کے اپنے وضع کردہ اصول کے تحت اب اس میں تقیید و تخصیص کسی آیتِ قرآنیہ سے ہو سکتی ہے یا خبر متواتر سے کیونکہ ان کے نزدیک خبر واحد یا قیاس سے اگر اس کی تخصیص و تقیید کریں گے تو قرآن مجید پر زیادتی لازم آئے گی جو کہ ان ہاں درست نہیں۔ حالانکہ یہاں تو خبر واحد سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے کہ قربانی یا صدقۃ الفطر کے لئے صاحب نصاب ہونا شرط ہو۔

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی حالت اور سفر و حضر میں آپ کا قربانی کرنا، جن لوگوں کے پاس جانور نہیں تھے ان کو جانور دے کر قربانی کرانا یہ تمام دلائل اس کی تردید کرتے ہیں۔

جو لوگ صاحب نصاب ہونا شرط یا ضروری قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک بھی قربانی واجب مؤکد ہے (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ج:1 'ص:716)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچنے کی بات:

اگر صاحب نصاب ہونا تسلیم کر لیا جائے (جب کہ اس کی کوئی دلیل نہیں) تو قربانی کے لئے بھی معیار مقرر کرنا پڑے گا جن کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہے یا ساڑھے باون تولہ چاندی وہ اتنی قیمت کے یا اتنی تعداد میں جانور کی قربانی کریں، اور جو اس سے زائد کے مالک ہوں وہ اس سے زیادہ قیمت کے یا زیادہ تعداد میں جانور کی قربانی کریں۔ کیونکہ نصاب کے زیادہ یا کم ہونے سے جیسے زکوۃ نکالنے میں فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے وہ قربانی کرنے کے لئے بھی ہونا چاہیے۔

مسائل

مسئلہ نمبر 1: عیدالفطر کے روز طاق عدد میں (3، 5، 7) کھجوریں کھا کر جانا مسنون ہے (اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو کوئی اور چیز کھا کے جائیں) عیدالاضحیٰ کے دن بغیر کھائے پیئے جانا سنت ہے (جامع ترمذی، ابن ماجہ، سنن دارمی، صحیح ابن خزیمہ، فتح الباری، مشکوۃ بتحقیق العلامۃ البانی ج:1 'ص:458)

مسئلہ نمبر 2: راستہ میں تکبیرات کہتے جائیں عیدگاہ میں پہنچ کر اگر عیدالفطر کا دن ہو تو تکبیرات ختم کر دیں، وگرنہ عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد واپسی پر راستہ میں تکبیرات کہتے ہوئے لوٹیں اور یہ سلسلہ تیرہ تاریخ تک جاری رکھیں۔

مسئلہ نمبر 3: واپسی پر راستہ تبدیل کر کے آنا سنت ہے (بخاری، سنن نسائی، صحیح سنن ابن ماجہ للعلامۃ البانی ج:1 'ص:218' صحیح سنن ابوداؤد حدیث نمبر:1049'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ارواءالغلیل حدیث:637 مشکوٰۃ تحقیق الالبانی حدیث:1447)۔

مسئلہ نمبر 4: اونٹ میں دس اور گائے میں سات افراد مل کر قربانی کر سکتے ہیں۔ دنبہ، بکرا ایک گھر کی طرف سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ (سنن نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ تحقیق العلامہ البانی حدیث نمبر:1458) اگر اونٹ یا گائے میں سات ہی افراد مل کر قربانی کریں تو یہ بھی جائز ہے۔ (صحیح مسلم)

مسئلہ نمبر 5: عورتیں بھی اپنے ہاتھ سے ذبح کر سکتی ہیں۔ (بخاری ج:2، ص 834:)

مسئلہ نمبر 6: چھری تیز کر کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر اپنا پاؤں جانور کی گردن پر رکھیں اور پورے زور سے چھری چلائیں (مسلم، ابوداؤد)

مسئلہ نمبر 7: جانور ذبح کرنے سے پہلے ... ِہ واللّٰہُ اَکْبَرُ تکبیر اور جس کی طرف سے ذبح کرنا ہے اس کا نام لے کر ذبح کریں، اگر تکبیر جان بوجھ کر چھوڑ دی تو گوشت نہیں کھا سکتے جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔ سورۃ الأنعام پارہ:8، آیت 118: ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ﴾ (ترجمہ) پس کھاؤ تم اس سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔ اور سورۃ الانعام آیت نمبر:121 ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ (ترجمہ) اور نہ کھاؤ اس سے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا"۔ (صحیح بخاری 831/2 :) ترجمہ: "جو چیز خون بہادے اور اس (جانور) پر اللہ کا نام بھی لیا گیا ہو تو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھالو“۔

مسئلہ نمبر 8: ذبح کرنے والا نماز کا پابند ہو، بے نمازی اور بے دین کمیونسٹ، مشرک (بدعتی) وغیرہ کا نہ حصہ ساتھ رکھیں اور نہ ہی اس سے ذبح کرائیں۔ تلخیص احکام الأضیحۃ للشیخ محمد الصالح العثیمین:44۔ جسٹس شرعی عدالت سعودیہ عربیہ)

مسئلہ نمبر 9: ذبح عید کی نماز پڑھ کر کریں وگرنہ قربانی نہیں ہوگی اور اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرنا پڑے گا۔(صحیح بخاری ج:2‘ص:834 بَابُ الذَّبحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ۔ بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔ عَنِ الْبَرَاءِ، وَاَنَسٍ وَجُنْدب بن سفیٰن البَجلی نیز صحیح مسلم ج:2‘ ص:153-154)

مسئلہ نمبر 10: لوگ اگر زیادہ ضرورت مند ہوں تو قربانی کا گوشت اپنے لئے صرف اتنا رکھیں جو تین دن کے لئے کافی ہو باقی تقسیم کردیں۔ اگر لوگ اتنے زیادہ تنگ دست اور ضرورت مند نہ ہوں تو پھر اپنی حسب منشا اس کو استعمال کریں اور تقسیم کریں، اگر تین حصے اس طرح کرلیں کہ ایک حصہ اپنے لئے، اور ایک حصہ دوست واحباب و رشتہ داروں کے لئے، اور ایک حصہ فقراء ومساکین کے لئے تو بہتر ہوگا۔(بخاری ج:2‘ص:835 ومسلم۔ الفقہ علی المذاہب الأربعۃ ملخصاً)۔

مسئلہ نمبر 11: جانور کی کھال رسی جھول وغیرہ یا تو صدقہ کردیں یا خود استعمال کریں۔ بذات خود ان کو فروخت کردینے سے تمام ثواب ضائع ہوجائے گا۔ نیز بطور اجرت بھی جانور کاٹنے والے کو نہیں دیا جاسکتا۔(بخاری، مسلم۔ مسند احمد)

مسئلہ نمبر 12: جانور عیدگاہ میں کاٹنا مسنون ہے۔ (بخاری ج:2‘ ص:833۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد مع العون ج:3 'ص:58)

مسئلہ نمبر 13: مسافر دورانِ سفر بھی قربانی کرسکتا ہے۔(بخاری ج:2 'ص:834)

مسئلہ نمبر 14: جانوروں کو موٹا (فربہ) کرنا سنت ہے۔(بخاری ج:2 'ص:833)

مسئلہ نمبر 15: عورتیں خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ جائیں۔(بخاری ومسلم)

مسئلہ نمبر 16: عیدین والے دن روزہ رکھنا منع ہے۔(الحدیث)

مسئلہ نمبر 17: جانور ذبح کر دیا اور معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں بچہ ہے تو اس سلسلہ میں ابوسعید الخدری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان فرماتے ہیں کہ اس کی ماں کا ذبح کر دینا اس کے لئے بھی کافی ہے اور اگر تم چاہو تو اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔(ابوداؤد مع العون ج:3 'ص:62)

البتہ بچہ زندہ ماں کے پیٹ سے نکلا تو پھر اس کو ذبح کرنا پڑے گا۔

مسئلہ نمبر 18: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک مرد اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے ایک بکری ذبح کیا کرتا تھا تا آنکہ لوگ فخر کرنے لگے۔(ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج:2 'ص:357 مؤطا امام مالک، ابن ماجہ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گھر کا سربراہ اپنی اور اپنے اہل خانہ (یعنی بیوی اور وہ اولاد جو اس کے ساتھ رہتی ہے) کی طرف سے ایک قربانی کرسکتا ہے، اگر اللہ عزوجل نے توفیق دی ہے تو فخر وریا سے بچتے ہوئے جتنی چاہے کرلے، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو جانور بھی کاٹے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کی طرف سے قربانی

میت کی طرف سے قربانی کے بارے میں کوئی واضح حدیث نہیں ہے اور جناب علی کی طرف جو وصیت کے نام سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ ہر قربانی کے موقعہ پر دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی علیہ الصلوٰۃ کی طرف سے یہ روایت ترمذی اور سنن ابوداؤد میں ہے اور اس میں سند کے اعتبار سے تین خرابیاں ہیں:

1۔ اس میں شریک راوی ہے جس کے بارے میں محدثین کی مشہور جرح ہے کہ اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

2۔ اس میں ابوالحسناء نام کا راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔

3۔ اس میں حنش نام کا راوی ہے جو کہ محدثین کے نزدیک کثیر الوہم اور جناب علی رضی اللہ عنہ کی طرف نا قابل حجت روایات منسوب کرنے والوں میں سے ہے لہٰذا یہ روایت نا قابل حجت ہے اس لئے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے: "هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث شريك" (ترمذی مع تحفه ج: 3' ص: 354-353) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا' ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا اور آپ کی تین بیٹیاں رقیہ' ام کلثوم' زینب رضی اللہ عنہن اور آپ کے چچا سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر آپ کے کتنے ہی اقرباء فوت ہوئے جن سے آپ کو بہت محبت تھی لیکن کیا آپ نے ان کی طرف سے قربانی کی ہے؟ اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد امہات المؤمنین اور آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفۃ المسلمین سیدنا ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے قربانی کی ہے؟ اگر نہیں کی اور یقیناً نہیں کی تو پھر ہمارے لئے کیا جواز ہے کہ ہم میت کی طرف سے قربانی نام کی کوئی چیز کریں۔

البتہ میت کی طرف سے مالی صدقات چونکہ جائز ہیں اس لئے اس دن بھی صدقہ کی صورت میں جانور ذبح کر کے مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی مذکورہ روایت کے بعد علم وعمل کی دنیا میں چمکتے ہوئے ستارے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا فیصلہ نقل فرماتے ہیں: ''أحب إلي أن يتصدق عنه ولا يضحي وإن ضحى فلا يأكل منها شيأ ويتصدق بها كلها'' یعنی مجھے یہ بات پسند لگتی ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے اور قربانی نہ کی جائے اور اگر کوئی قربانی کرے تو اس میں سے کچھ نہ کھائے سب صدقہ کر دے۔ یاد رہے کہ صدقہ کے جانور میں غیر صدقہ کی ملاوٹ نہ ہو نیز صدقہ کا گوشت صرف مستحقین کو ہی بانٹا جائے البتہ کچھ جانور مستحقین کو اس نیت سے دیئے جائیں کہ وہ قربانی کریں اور میت کو اس کا ثواب پہنچ جائے تو یہ ایک ایسی صورت ہے کہ اس میں دگنا ثواب کی امید ہے۔ ان شاء اللہ۔ جو لوگ میت کی طرف سے قربانی کی روایت بیان کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ امام ترمذی کا فیصلہ اور امام عبداللہ بن مبارک کا فیصلہ بھی ساتھ بیان کریں جو کہ اسی روایت کے ساتھ ہے۔ عوام کو مذکورہ روایت سنا کر اس کے حکم کے بارے میں بے خبر رکھنا دھوکہ دہی ہے۔

البتہ میت کی طرف سے مالی صدقات چونکہ جائز ہیں اس لئے اس دن بھی صدقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صورت میں جانور ذبح کر کے مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

یاد رہے کہ صدقہ کے جانور میں غیر صدقہ کی ملاوٹ نہ ہو نیز صدقہ کا گوشت صرف مستحقین کو ہی بانٹا جائے۔

طریقہ نماز عیدین

(1) **نیت**: جو کہ دل کے ارادہ کا نام ہے، زبان سے نیت کے نام پر جو کچھ کہا جاتا ہے، یہ نیت نہیں۔ تفصیلی بحث کے لئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب شرح حدیث "انما الاعمال بالنیات" مترجم فضیلۃ الاستاذ مولانا محمد رفیق الاثری حفظہ اللہ دیکھیں۔

(2) سینہ پر ہاتھ باندھ لیں: مرد عورت دونوں کے لئے ہر نماز میں یہی عمل ہے، تفصیلی بحث کے لئے دیکھیں۔ "فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور" تصنیف لطیف جناب علامہ محمد حیات سندھی حنفی رحمہ اللہ۔

(3) بغیر اذان اور اقامت: خطبہ سے پہلے دو رکعت نماز پڑھیں۔ (عن عمر، ابن عباس، جابر رضی اللہ عنہم اجمعین)

(4) زوائد تکبیرات دونوں رکعات میں قراءۃ سورۃ فاتحہ سے پہلے ہیں۔ (عمرو بن عوف المزنی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما)۔

(5) امام ومقتدی سب سورۃ فاتحہ پڑھیں اس لئے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر کسی بھی قسم کی اور کوئی بھی نماز نہیں ہوتی۔ (حدیث مشہور: لاصلوٰۃ ......، صحیح بخاری)

(6) امام ومقتدی دونوں بلند آواز سے آمین کہیں۔ (سنن نسائی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(7) امام قراءۃ جہری کرے گا۔

(8) امام سنت طریقہ کے مطابق پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھے۔ (نعمان بن بشیر، ابن عباس، سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہم)

یا پھر پہلی رکعت میں سورۃ "قٓ" اور دوسری رکعت میں ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ پڑھے۔ (عن عمر عن ابی واقد اللیثی رضی اللہ عنہما)

زوائد تکبیرات بارہ ہیں

(ا): ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی تکبیرات کے علاوہ بارہ تکبیرات کہا کرتے تھے۔

علامہ البانی اس حدیث کے بارے فرماتے ہیں: صحیح۔ (دیکھئے ارواء الغلیل: 639۔ صحیح ابوداؤد: 1043، صحیح ابن ماجہ: 1058)

(ب): عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے سات اور دوسری میں قراءۃ سے پہلے پانچ تکبیرات کہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ: اس سلسلہ میں وارد احادیث میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔ پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: وَبِهٖ اَقُوْلُ ، میں بھی یہی کہتا ہوں۔

(دیکھئے امام ترمذی کی کتاب العلل الترمذی الکبیر باب نمبر: 87' صفحہ نمبر: 287، 288۔

علامہ البانی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: صَحِيْحٌ بِمَا قَبْلَهٗ وَبِمَا بَعْدَهٗ۔ صحیح ترمذی جلد: 1' صفحہ: 166۔ صحیح ابن ماجہ: 1057' تعلیق علی المشکوٰۃ: 1441)

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عمار بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی بارہ تکبیرات کی مرفوع روایت بیان کی ہے۔ (قال الالبانی: صَحِيْحٌ بِمَا بَعْدَهٗ۔ صحیح ابن ماجہ جلد: 1' صفحہ: 215 صحیح ترمذی حدیث نمبر: 442)

(د) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح مرفوع حدیث بیان کی ہے۔ جس کے متعلق علامہ البانی نے لکھا ہے: ''حَسَنٌ صَحِيْحٌ'' ۔ (صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر: 1056۔ صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: 1406 - 1405)

ضروری نوٹ:

نمبر آٹھ سے یہاں تک حوالہ جات کے لئے ان کتب کی طرف رجوع کریں۔ اختصار کے باعث صرف نام پر اکتفاء کیا ہے اور ایک جگہ سب کا نام لکھ دیا ہے۔

صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن دار قطنی، سنن دارمی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسند عبد بن حمید، کتاب الام للشافعی، مؤطا امام مالک، معجم الکبیر طبرانی، مستدرک حاکم، سنن الکبریٰ بیہقی، سنن الصغریٰ بیہقی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(1) خلیفۃ المسلمین ابوبکر صدیق، عمر فاروق اعظم، علی، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اجمعین۔ بارہ تکبیرات کہتے تھے۔

حوالہ جات کیلئے دیکھئے: شرح السنۃ للبغوی جلد نمبر:4' صفحہ:39، جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی جلد صفحہ:376، مسند الشافعی صفحہ:76۔

(2) امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا (جلد:1' صفحہ:180 تحقیق فؤاد) میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید پڑھائی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات قراءۃ سے پہلے کہیں۔

(3) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی بارہ تکبیرات ثابت ہیں۔ دیکھئے شرح معانی الآثار 4/347، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق۔

(4) خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز اور فقہائے اہل مدینہ کا یہی عمل تھا۔ احکام العیدین للفریابی اثر نمبر:116' 117' 118' 134۔ مصنف ابن ابی شبیہ۔ سنن الکبریٰ بیہقی۔ طبقات ابن سعد۔ شرح معانی الآثار۔ نیل الأوطار جلد:3' صفحہ:367۔

ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

(1) امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق بارہ تکبیرات کے قائل ہیں۔

مسند احمد:2/180، جامع ترمذی مع تحفہ:1/376' مؤطا امام مالک جلد:1' صفحہ:180 شرح السنۃ للبغوی، الہدایۃ فی تخریج احادیث، البدایۃ ج:4' ص:242۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) خلیفہ ہارون الرشید کو اپنے دادا عبداللہ بن عباس کی تکبیرات پسند تھیں اس لئے امام ابو یوسف اور امام محمد بارہ تکبیرات کہا کرتے تھے۔

دیکھئے الانصاف شاہ ولی اللہ صفحہ نمبر:62 طبع بیروت، طبع محکمہ اوقاف پنجاب مترجم صفحہ:91 ' عرف الشذی مولانا انور شاہ کشمیری صفحہ:231 ' طبع سہارنپور۔ حاشیہ مولانا محمد احسن صدیقی علی کنز الدقائق طبع امدادیہ ملتان صفحہ:46 ' حاشیہ نمبر:3۔

(3) مولانا انور شاہ لکھتے ہیں: فَجَائِزَةٌ عِنْدَنَا۔ بارہ تکبیریں ہمارے نزدیک جائز ہیں، عرف الشذی صفحہ:231۔

(4) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تکبیرات پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسری میں تکبیرات قراءت سے پہلے پانچ کہی جائیں۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر:540 ترجمہ شمس بریلوی ط کراچی)۔

ضروری تنبیہات

عید کا ایک خطبہ ثابت ہے۔ جبکہ دو خطبے بھی دیئے جاسکتے ہیں جس کی ایک دلیل تو وہی جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو آپ نے وعظ و تذکیر کیا۔ مزید درج ذیل دلائل ہیں:

(1) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ جلد:2 ' صفحہ:349 میں باب قائم کیا ہے: بَابُ عَدَدِ الْخُطَبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ۔ اور اس میں عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر دو خطبے دیتے تھے اور درمیان میں بیٹھتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ البانی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: ''اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ''۔

(2) امام نسائی رحمہ اللہ اپنی سنن (جلد: 1، صفحہ: 187 تا 189) میں ابواب قائم کرتے ہیں، قیام فی الخطبة۔الجلوس بین الخطبتین ۔ القراء ۃ فی الخطبة الثانیة ۔ ان ابواب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے۔

(3) مسند الشافعی ص: 77 پر ہے فقہاء اہل مدینہ کے نامور امام عبیداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں۔سنت ہے کہ عیدین میں دو خطبے ہوں۔

(4) عید کے موقعہ پر دعا ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عِیْشَةً نَقِیَّةً ...... الخ'' یہ ثابت نہیں اس کا مدار من گھڑت روایت پر ہے اس میں ایک راوی نہشل بن سعید کاذب جھوٹا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے۔سلسلة الأحادیث الضعیفة والموضوعة ج:2، ص:334۔

(5) بعض علاقوں میں عرفہ کے دن یعنی 9 ذوالحجہ کا غسل ضروری سمجھا جاتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ سر میں ایک بال ایسا ہوتا ہے جو سال بھر بھیگتا نہیں سوائے اس دن کے۔اس کی کوئی حقیقت نہیں یہ بالکل جھوٹ اور لغویات ہے۔

(6) ان ایام تعطیلات میں خاص طور پر اور ویسے بھی لوگ رات کو دیر تک فضول باتوں میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں اس سے پرہیز ضروری ہے، قیامت کے دن پانچ سوال ہوں گے ان میں عمر کے لمحے لمحے کا سوال بھی ہوگا۔(عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ویسے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے بعد باتیں کرنے سے منع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔(جامع ترمذی)

(7) ان دس دنوں کی فضیلت کے حصول کی خاطر کچھ لوگ ان دنوں میں عملی زندگی بہتر بنالیتے ہیں مگر جانوروں کی قربانی کے ساتھ ہی سنت انبیا اور فطرت انسانی داڑھی کو بھی دنیا کی خاطر قربان کر دیتے ہیں یہ انتہائی کبیرہ گناہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے۔

- داڑھی سنت انبیا ہے۔
- داڑھی فطرت انسانی ہے۔
- داڑھی عورت اور مرد میں فرق کے لئے امتیازی علامت ہے۔
- داڑھی مسلمان مرد کا مذہبی شعار ہے۔

(8) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتوں کی فضیلت کے بارے میں کوئی خاص علیحدہ سے حدیث ثابت نہیں جو روایت بیان کی جاتی ہے وہ من گھڑت اور ضعیف ہے۔ دیکھئے (سلسلة الأحاديث الضعيفة جلد:2 'صفحہ:11۔12)

(9) خطبہ عید کے دوران خطیب کا تکبیرات کہنا ٹھیک نہیں اس لئے کہ جس روایت پر اس کا دارومدار ہے اس میں ایک راوی ضعیف اور دوسرا مجہول ہے۔ دیکھئے (تمام المنۃ صفحہ:351)۔

(10) خطبہ عیدین سننا ضروری ہے۔ بعض لوگ خطبہ سنے بغیر اٹھ کے چلے جاتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورت تک کو تاکیدی طور پر عیدگاہ میں محض خطبہ سننے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے حکم ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بخاری ومسلم وغیرہ کے حوالے سے گزر چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(11) خطیب کو چاہئے کہ مسنون خطبہ پڑھنے کے بعد ضرورت کے مسائل سے لوگوں کو آگاہ کرے، غیر مسنون خطبہ سے اجتناب کرے۔

(12) عورتوں کو چاہئے کہ رسمی پردہ سے ہٹ کر شرعی پردہ یعنی چہرہ وغیرہ ڈھانپ کر عیدگاہ کے لئے جائیں اور خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ نکلیں۔

قربانی کے ایام

قربانی کے چار دن ہیں جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ۔ (مسند احمد جلد:4 ،صفحہ:82 ،بیہقی جلد:9 ،صفحہ:295 صحیح ابن حبان 9/166 ،نصب الرأیۃ :3/61 ،دار قطنی :4/284۔ موارد الظمآن للھیثمی صفحہ :249) ترجمہ: ''تمام ایام تشریق ذبح کرنے کے ہیں''۔

اور اس میں تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہے کہ ایام تشریق 11۔12۔13 ہیں۔ اس حدیث کے متعلق علامہ البانی ''مناسک الحج والعمرۃ'' صفحہ:36 پر لکھتے ہیں۔ وھو قوی عندی بمجموع طرقه ،نیز سلسلہ الأحادیث الصحیحة: جلد نمبر:5 ، صفحہ:261 حدیث نمبر:2476 میں لکھتے ہیں۔ والصواب عندی أنه لا ینزل عن درجة الحسن بالشواهد التی قبله ولا سیما وقد قال به جمع من الصحابة کما فی شرح مسلم للنووی ۔یعنی تمام شواہد (اسانید) کی بنا پر یہ حدیث قوی ہے، حسن درجہ کی ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی اس کی قائل ہے۔

(ب) نووی شرح مسلم جلد:2 ،صفحہ:153 میں ہے۔ جناب علی رضی اللہ عنہ، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، اور امام عطاء، امام حسن بصری، خلیفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راشد عمر بن عبدالعزیز وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ بھی یہی کہتے ہیں کہ یوم النحر 10 ذوالحج کے بعد ایام التشریق 11۔12۔13 بھی قربانی کرنے کے دن ہیں۔

زوائد تکبیرات میں رفع الیدین

1......امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔ (المجموع ج:5'ص:26۔المدونہ ج:1'ص:169۔مرعاۃ ج:2'ص:441)

2......سفیان ثوری فرماتے ہیں زوائد تکبیرات میں رفع الیدین نہ کیا جائے (مرعاۃ)۔

3......امام ابن حزم فرماتے ہیں:لم یصح قط أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع فیہ یدیہ ۔ (محلی ج:3'ص:296)یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان زائد تکبیرات میں رفع الیدین کرنا کبھی بھی ثابت نہیں۔

4......شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

اور تکبیرات عیدین میں رفع یدین نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ثابت نہیں ہے۔الخ (فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل صفحہ:454)

5......علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ صاحب تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی فرماتے ہیں:

تکبیرات زوائد میں رفع یدین کرنا کسی حدیث مرفوع صحیح سے ثابت نہیں ۔ الخ (القول السدید فیما یتعلق بتکبیرات العید) صفحہ نمبر:68۔فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل صفحہ نمبر:455)

6......علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:واما رفع الیدین فی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبیرات العیدین ، فلم یثبت فی حدیث صحیح مرفوع یعنی عیدین کی تکبیرات میں رفع یدین کرنا کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ۔ (عون المعبود شرح سنن ابوداؤد جلد صفحہ:1 ‘نمبر:448)

7...... عظیم محدث علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : زوائد تکبیرات میں رفع الیدین اور کسی قسم کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں (تمام المنۃ فی التعلیق علی فقہ السنۃ صفحہ:348 -349)

8...... علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ (مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ج:2 ‘ص:341 میں) لکھتے ہیں:والحق أنہ لیس فی رفع الیدین مع تکبیرات العیدین حدیث صریح مرفوع لاقوی ولا ضعیف الخ ۔

حق یہ ہے کہ عیدین کی (زوائد) تکبیرات کے رفع یدین میں کوئی صریح مرفوع حدیث نہیں ہے نہ قوی اور نہ ضعیف ۔

منکرین حدیث اور قربانی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قربانی کرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں اور اس سے معیشت کو نقصان پہنچتا ہے۔

1...... ارشادِ ربانی ہے۔فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورۃ الکوثر۔پ:30)

ترجمہ:’’اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر‘‘۔

2...... وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ ۢ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۔ (سورۃ الحج آیت نمبر:34،پ:17)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اور ہم نے ہر ایک قوم کے لئے ٹھہرادی ہے قربانی تا کہ اللہ کے دیئے ہوئے چوپاؤں پر اس کا نام ذکر کریں''۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے قربانی کے متعلق وارد ہیں، کچھ کا ذکر گزشتہ صفحات میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

معاشی تنگدستی کا فریب

جولوگ یہ کہتے ہیں کہ قربانی معاشی تنگ دستیوں کے بحران کا سبب ہے، یہ بنیادی طور پر دو بنیادی اصولوں سے نابلد ہیں۔

(1)......قربانی کا تعلق دراصل بنیادی طور پر روحانی زندگی سے ہے اگر چہ مادی فوائد اس کے بے شمار ضمنی ہیں۔

ارشادربانی ہے:﴿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاءُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ﴾۔ (سورۃ الحج آیت نمبر:37 'پ:17)۔

ترجمہ: ''اللہ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا لیکن اس کو تقویٰ پہنچتا ہے''۔

یعنی اصل مقصد وفلسفہ ءقربانی پرہیزگاری ہے کہ جانور پر چھری چلاتے وقت اس بندہ کی دلی کیفیت کیا ہے؟

اخلاص ہے یا دکھاوا ہے؟

کیا آج اس جانور پر چھری چلانے والا اللہ عزوجل کے تقرب کے لئے اپنی گردن بھی کٹواسکتا ہے یا نہیں؟

(2)......اقتصادی طور پر بھی علم معیشت کا یہ اصول ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ دولت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتکاز معاشی بحران کا سبب ہے جبکہ دولت کا حرکت میں رہنا دولت مند لوگوں سے غریب لوگوں کے پاس منتقل ہونا اور غریب لوگوں سے غریب وامیر کے پاس آنا جانا معاشی فلاح وکامیابی کی پہلی منزل ہے۔

اس نقطہ نظر سے قربانی کے داخلی وخارجی بے شمار فوائد ہیں۔

(1)...... سال بھر غریب لوگ جانور پال کر اس موقعہ پر اچھے داموں فروخت کر کے اپنے گھر کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

(2)...... لاکھوں قصاب اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معقول مزدوری کر کے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔

(3)...... لاکھوں غریب جو سال بھر گوشت کے لئے ترستے ہیں ان کو ان ایام میں خوب گوشت نصیب ہوتا ہے بلکہ بے شمار ضرورت مند گوشت خشک کر کے ہفتوں اور مہینوں تک استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ قربانی کے خلاف گمراہ کن باتیں پھیلانے والے روزانہ کتنا عمدہ گوشت ہضم کر جاتے ہیں۔

(4)...... چرم کے کاروبار میں مصروف تاجر پیشہ لوگوں کو کس قدر مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

(5)...... جبکہ چمڑا رنگنے والے لوگ اور چمڑے کے کارخانوں میں مصروف مزدور لوگوں کو جو فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ کچھ کم نہیں۔

(6)...... چمڑے سے کس قدر جوتے اور لباس تیار ہوتے ہیں۔ ذرا ان کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں پر نظر ڈالیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(7)...... کتنے مدارس اور رفاہی ادارے اس چمڑے وغیرہ کی آمدنی سے مستحکم ہوتے ہیں۔

خارجی (بین الاقوامی) فوائد

ان فوائد کے علاوہ یہ بھی دیکھیں کہ ملکی سطح پر اس کے کتنے فوائد ہیں:

(1)...... چمڑا، اون، ہڈی وغیرہ پر کتنا زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

(2)...... ملکی مصنوعات کے کارخانے جن کا زیادہ تر مدار اون، چمڑے پر ہے۔ ان کے ذریعے کس قدر ملکی معیشت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

فائدہ

انسان پر لازم ہے کہ عبادات کے تمام کام صرف اپنے رب کا حکم سمجھ کر اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کرے۔ باقی فوائد ضمنی طور پر خود بخود اس کو حاصل ہوتے رہیں گے۔

اختتام بر درود مسنون

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اعمال و فضائل

ماہِ ذوالحجہ

احکام و مسائل قربانی

عید کے دن مبارک بادی کے کلمات

سیدنا جُبیر بن نُفَیر فرماتے ہیں کہ عید کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ملتے تو ایک دوسرے کو کہتے:

تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْكَ

ترجمہ: اللہ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے

(شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند حسن ہے)

(فتح الباری شرح صحیح البخاری طبع دار الافتاء ریاض۔ جلد 2 صفحہ 442۔
تمام المنۃ للعلامۃ الالبانی رحمہ اللہ 355 356)

مکتبۃ السنۃ
5281717

سلف صالحین کے منہج پر اشاعت اسلام کا مرکز